سوال

(430) شب برات (شعبان کی پندرھویں رات)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بدوملھی چودھری بشیر احمد ملھی (خریداری نمبر 2244) لکھتے ہیں کہ غنیۃ الطالبین میں شعبان کی پندرھویں رات یعنی شب برات کے متعلق لکھا ہے کہ اس رات آیندہ سال کی پیدائش واموات لکھی جاتی ہیں اوراس میں رزق بھی تقسیم ہوتا ہے ہر سال ایسا ہوتا ہے جبکہ ہر انسان کی قسمت کا فیصلہ یعنی موت وحیات اور رزق وغیرہ کے متعلق اللہ تعالی نے پہلے طے کررکھا ہے وضاحت فرمائیں اس کے علاوہ اس رات سو رکعت پڑھنے کے متعلق بھی لکھا ہے کہ ہر رکعت میں دس دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی جائے اسے صلوۃ خیر کہتے ہیں اس کا اہتمام کرنے سے برکت پھیلتی ہے مزید فرمایا کہ ہمارے اسلاف اس نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھتے تھے اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اس نماز کی وجہ سے اللہ تعالی ستر بار نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور ہر بار دیکھنے سے انسان کی ستر حاجتیں پوری ہوتی ہیں اس کے متعلق تفصیل سے لکھیں، ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم میں ہے : "کہ ہم نے اس قرآن کو لیلہ مبارکہ یعنی خیر وبرکت والی رات میں نازل کیا ہے کیوں کہ ہمیں اس سے ڈرانا مقصود تھا اس رات ہمارے حکم سے ہر معا ملہ کا حکیمانہ فیصلہ کردیا جاتا ہے ۔ (44/الدخان 3۔4)

اسی رات کو دوسرے مقام پر لیلۃ القدر کہا گیا ہے کہ اس رات کو بڑے اہم امور کے فیصلے کیے جاتے ہیں ارشاد باری تعالی ہے اس رات ملائکہ اور جبرائیل اپنے پروردگار کے اذن سے ہر طرح کا حکم لے اترتے ہیں ۔ (97/القدر : 4)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس رات اللہ تعالیٰ افراد واقوام کی قسمتوں کے فیصلے کرکے انہیں نافذ کرنے کے لیے اپنے فرشتوں کے حوالے کردیتا ہے پھر وہ سال بھر اللہ کے فیصلے کے مطابق عمل درآمد کرتے رہتے ہیں احادیث میں اس رات کے متعلق صراحت ہے کہ ماہ رمضان کے آکری عشرہ کی طاق راتوں میں آتی ہے مگر بعض ناقابل حجت روایات کی بنا پر نہیں دو الگ الگ راتیں قرار دیا گیا ہے لیلۃ القدر سے مراد رمضان کے آخری عشرہ والی رات اور لیلۃ مبارکہ سے ماہ شعبان کی پندرھویں رات مراد لی گئی ہے جس کا نام شب براءت ہے پھر ستم یہ ہے کہ جس قدر فضائل ومناقب لیلۃ القدر کے متعلق احادیث میں وارد ہیں ان تمام کو شب براءت کے کھاتے میں ڈال کر اسے خوب رواج دیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ماہ شعبان کے متعلق یہ منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے کے روزے بکثرت رکھتے تھے باقی اس رات آیندہ سال کی پیدائش واموات لکھی جانے والی بات سر سے غلط ہے اگرچہ تفسیر ابن کثیر میں حضرت مغیرہ بن اخنس سے مروی ہے کہ اس رات شعبان سے شعبان تک لوگوں کی عمریں لکھی جاتی ہیں ۔ (تفسیر ابن کثیر : 4/137)

لیکن اس کے متعلق آپ کا فیصلہ بھی مذکور ہے کہ یہ مرسل روایت صحیح نصوص کے خلاف ہے بہر حال ہر انسان کی موت وحیات اور رزق وغیرہ کا فیصلہ لیلۃ القدر میں ہوتا ہے جو ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے اگرچہ یہ فیصلے اللہ کی تقدیر میں پہلے سے طے شدہ ہوتے ہیں تاہم اللہ تعالیٰ سال بھر کے فیصلے فرشتوں کے حوالے کر دیتا ہے تاکہ وہ انہیں اہل دنیا پر نافذ کریں واضح رہے کہ اہل علم نے تقدیر کی چار اقسام بیان کی ہیں ۔

(1) تقدیر ازلی : اس سے مراد اللہ کی وہ تقدیر ہے جو زمین و آسمان کی پیدائش سے پہلے تحریر کی گئی ارشاد باری تعالیٰ ہے :"کوئی مصیبت ملک پر یا خود تم پر نہیں آتی مگر اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں وہ ایک خاص وقت میں لکھی ہوئی تھی ۔ (57/الحدید :22)

(2) تقدیر عمری یعنی عمر بھر کی تقدیر اس کی دو انواع ہیں ۔

(الف) عہد و پیمان کے وقت لکھی گئی تقدیر جس کے متعلق قرآن میں ہے جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں ؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں ! ہم سب گواہ بنتے ہیں تاکہ تم لوگ قیامت کے دن یوں نہ کہو کہ ہم تو اس سے محض بے خبر تھے ۔ (7/الاعراف :172)

(ب) شکم مادر میں تقدیر عمری کا بیان حدیث میں ہے کہ قرار نطفہ کے چار ماہ بعد فرشتہ اس کی تقدیر کو لکھتا ہے قرآن میں ہے کہ وہ تمہیں خوب جانتا ہے جب اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے ۔ (53/النجم :32)

(3) تقدیر حولی : جس میں سال بھر کے فیصلے ہوتے ہیں یہ کام لیلۃ القدر میں سر انجام پاتا ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے ۔

(4) تقدیر یومی : ہر روز اس کے تازہ فیصلوں کا نفاذ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے ۔ (55/الرحمن :29)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر روز کسی کو بیمار کر رہا ہے تو کسی کو شفایاب کر رہا ہے کسی کو مالدار بنا رہا ہے تو کسی مالدار کو فقیر کر رہا ہے کسی کو گدا سے شاہ اور شاہ سے گدا الغرض کائنات میں یہ سارے تصرف اس کے امر اور اس کی مشیت سے ہو رہے ہیں کائنات میں کوئی لمحہ ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی کارگزاری سے خالی ہو ماہ شعبان کی پندرھویں رات کے متعلق جو صلوۃ خیر بیان کی جاتی ہے اسکے متعلق ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں :"شب براءت میں سو رکعت نماز باجماعت یا انفرادی طور پر اس کا ثبوت کسی بھی صحیح حدیث میں نہیں ہے ان کے متعلق دیلمی اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب موضوع اور خود ساختہ ہے (تحفۃ الاحوذی :2/53)

بہر حال اس کے متعلق غنیۃ الطالبین کے حوالے سے جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا ثبوت صحیح احادیث سے نہیں ملتا ۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:441